7945 ـ کیا اذان بطریقہ وحی آئی یا کہ یہ کسی صحابی کی تجویز تھی ؟

سوال

میرا خیال ہے کہ میں نے اذان کے متعلق پڑھا تھا کہ ایك شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کہنے کی تجویز اس وقت پیش کی تھی، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کی طرح گھنٹی یا پھر یہودیوں کی طرح بگل بجانے کو ناپسند کیا تھا.
سوال یہ ہے کہ ہمارے اس اعتقاد کے بعد کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم بھی ہمیں دیتے ہیں وہ وحی ہوتا ہے اذان کا معاملہ اس کے ساتھ کیسے متفق ہو گا؟
میں جھگڑنے کی کوشش نہیں کر رہا لیکن صرف فہم کے حصول کے لیے صاف دل کے ساتھ سوال کر رہا ہوں، آپ کا شکریہ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لغت میں اذان سے مراد ابلاغ اور پہنچانا اور معلوم کرانا ہے.

اور شرعی اصطلاح میں اذان نماز کا وقت داخل ہونے کی اعلان کرنا ہے اذان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارك میں مدینہ شریف میں شروع ہوئی جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے.

عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے وقت جمع کرنے کے لیے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو میرے پاس خواب میں ایك شخص آیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا میں نے کہا: اے اللہ کے بندے کیا تم یہ ناقوس فروخت کروگے ؟

تو اس نے جواب دیا: تم اس خرید کر کیا کرو گے ؟ میں نے جواب دیا: ہم اس کے ساتھ نماز کے لیے بلایا کرینگے، تو وہ کہنے لگا: کیا میں اس سے بھی بہتر چیز تمہیں نہ بتاؤں ؟

تو میں نے اس سے کہا: کیوں نہیں، وہ کہنے لگا:

تم یہ کہا کرو:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

َأشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ کچھ ہی دور گیا اور کہنے لگا:

اور جب تم نماز کی اقامت کہو تو یہ کلمات کہنا:

" اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

َأشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ)

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (فلاح و کامیابی کی طرف آؤ)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (يقينا نماز کھڑی ہو گئی)

قَدْ قَامَتْ الصَّلَاةُ (يقينا نماز کھڑی ہو گئی)

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں).

عبد اللہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں چنانچہ جب صبح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو اپنی خواب بیان کی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب حق ہے، تم بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسے اپنی خواب بیان کرو، اور وہ اذان کہے، کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے.

چنانچہ میں بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا اور انہیں کلمات بتاتا رہا اور وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دینے لگے، جب عمر رضی اللہ تعالی نے یہ اپنے گھر میں سنے تو وہ اپنی چادر کھینچتے ہوئے چلے آئے اور کہنے لگے:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں نے بھی اسی طرح کی خواب دیکھی ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ "

مسند احمد حدیث نمبر (15881) سنن ابو داود حدیث نمبر (421) سنن ترمذی حدیث نمبر (174) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (698).

اس حدیث سے یہ واضح ہوا کہ اذان ایك صحابی کا خواب تھی جس میں یہ اذان دیکھی گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تسلیم کیا نہ کہ یہ آپ کے کہنے کے مطابق تجویز تھی، بلکہ یہ خواب ہے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ خواب نبوت کے ستر (70) حصوں میں سے ایك حصہ ہے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نیك اور صالح خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایك حصہ ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (4449).

اور بخاری کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" نیك اور صالح خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایك حصہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6474) صحیح مسلم حدیث نمبر (4203) اور حدیث نمبر (42005).

چنانچہ یہاں یہ خواب سچ اور حق ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، اور یہ اذان اللہ کی جانب سے تھی نہ کہ کسی شخص کی تجویز، اور یہ نبوت میں سے ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور اسے تسلیم بھی کیا کہ یہ خواب حق ہے، اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اقرار نہ کرتے تو یہ خواب حق نہ ہوتی اور نہ ہی نبوت میں سے.

چنانچہ اس کے حق کا فیصلہ کرنے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینے والے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، جن کی جانب اپنے رب کی جانب سے وحی کی جاتی تھی.

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اس طرح کی خواب دیکھی تھی، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ خلفاء راشدین المھدیین میں شامل ہیں جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

" تم میری سنت اور خلفاء راشدین المھدیین کے طریقہ کو لازم پکڑو اور اس پر سختی سے عمل کرتے رہو "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2600) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (43) مسند احمد حدیث نمبر (16519).

اور پھر عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی موافقت میں کئی ایک بار وحی اور شریعت الہی بھی نازل ہوئی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں سے کوئی ہوا تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان میں سے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3282) صحیح مسلم حدیث نمبر (2398) صحیح مسلم میں محدث کی تفسیر میں ابن وھب کا قول ہے کہ: جنہیں الہام ہوتا تھا.

اگر آپ یہ کہیں کہ اذان کی ابتدا اس طریقہ سے کیوں ہوئی کہ دو صحابی خواب میں دیکھیں، اور پھر وحی بھی اس کی تاکید کرتی ہے، لیکن یہ براہ راست وحی میں سے نہیں جس طرح دوسرے احکام بذریعہ وحی نازل ہوئے ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ:

اللہ سبحانہ وتعالی جس طرح چاہے اور جو چاہے مشروع کرتا ہے، ہو سکتا ہے جو کچھ ہوا اس میں ان دو صحابیوں کی فضیلت ظاہر کرنے، اور اس امت میں خیر و بھلائی کے ثبوت کے لیے ہو کہ اس امت میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی موافقت میں وحی نازل ہوتی ہے، اور ان میں سچی اور حق خوابیں جو ان کی صداقت پر دلالت کرتی

ہیں، کیونکہ جو سچی خواب والا ہے وہ بات چیت میں بھی سچائی اختیار کرتا ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے.

آخر میں ہم یہ کہینگے کہ:

یہ تو معلوم ہی ہے کہ اہل علم کی کتب میں سنت کی تعریف یہ ہوئی ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمل یا تقریر سنت کہلاتی ہے.

چنانچہ قول اور فعل تو واضح ہے، لیکن تقریر یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی شخص کوئی عمل کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے برقرار رکھیں تو وہ فعل شرع ہے، یہ عمل اس کے فعل کی بنا پر شرع نہیں بنا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی بنا پر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باطل پر خاموش نہیں رہ سکتے، اور نہ ہی کسی کو باطل اور گمراہی پر برقرار رہنے دیتے ہیں.

اور بعض اوقات تو اس عمل کا اقرار نہیں کرتے یعنی اسے اس کام کے کرنے سے منع کر دیتے ہیں، جیسا کہ صحابی ابی اسرائیل کو منع کیا جو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی درج ذیل روایت میں ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایك شخص دھوپ میں کھڑا تھا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے جواب دیا:

یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مان رکھی ہے کہ وہ کھڑا ہی رہے گا بیٹھے گا نہیں، اور سایہ اختیار نہیں کرے گا، اور نہ ہی بات چیت کرے گا، اور بلکہ روزہ رکھے گا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" اسے حکم دو کہ وہ بات چیت کرے، اور سایہ اختیار کرے، اور بیٹھے اور اپنا روزہ مکمل کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6326).

دیکھیں یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو اسرائیل کو روزے کی نذر پوری کرنے کا حکم دیا اور اس کی باقی نذر کو باطل قرار دیا، اور اسے اس پر قائم رہنے کی موافقت نہیں کی.

تو پھر اس سے یہ واضح ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صحابیوں کی موافقت اور اقرار کی بنا پر اذان شرع اور دین بنی، اللہ تعالی نے دونوں صحابیوں کو خواب میں دکھائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان سکھائیں تا کہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان دیں.

امید ہے کہ جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں بیان ہوا ہے اس سے اشکال ختم ہو گیا، اور سائل کے لیے اس معاملہ کی وضاحت ہو گئی ہو گی.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے.

واللہ اعلم .